مدرسۃ القائم

وہ کونسی چیز تھی جس نے نوحؑ جیسے نبی کے بیٹے کو اتنا گمراہ کر دیا تھا کہ وہ عذابوں کو دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہ لایا۔؟ جی ہاں بُرے دوستوں کی صحبت۔ اِس کتاب میں بیان ہوا ہے کہ اگر کسی کی صحبت اور دوستی خراب لوگوں کے ساتھ ہو جائے تو پھر گھر کی اچھی تربیت اور مکتب و مدرسہ کی اچھی تعلیم بھی بیکار ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح سے سڑی ہوئی مچھلی عطر سے مہکتے ہوئے کمرے کو بھی بدبودار کر دیتی ہے۔

بچوں اور نوجوانوں کیلیے اس کتاب کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔۔

malizaidi@hotmail.com , madrasatulqaaim@hotmail.com

مدرسۃ القائمؑ

دوستی

جمع و ترتیب
سید عابد حسین زیدی

ناشر
پیغامِ وحدتِ اسلامی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کی شناخت

نام کتاب	:	دوستی
جمع و ترتیب	:	سید عابد حسین زیدی
کمپوزنگ	:	الباسط گرافکس
پروف ریڈنگ	:	سید رضا عباس عابدی (محمد)
مطبع	:	الباسط پرنٹرز
ایڈیشن	:	سوم
تعداد	:	ایک ہزار
سالِ طبع	:	۲۰۰۶ء

باہتمام
مدرسۃ القائمؑ

A-50، سادات کالونی بلاک 20 فیڈرل بی ایریا کراچی۔
فون:- 021-6366644 , 0333-2136993 , 0334-3102169

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
۱۔	دیباچہ	ڈاکٹر سید محمد حسن رضوی	۵
۲۔	پیش لفظ	ادارہ (پیغام وحدت اسلامی)	۷
۳۔	آداب دوستی		۹
۴۔	لوگوں کی اقسام		۹
۵۔	بُرے دوستوں کے اثرات		۱۰
۶۔	ممکن ہے کہ آپ کے دوست بدخواہ ہوں مگر!		۱۰
۷۔	دوستی کے سلسلے میں آپ اپنے تقوے پر استقامت کریں		۱۳
۸۔	اپنے گھر پر سیلاب کی گزرگاہ تعمیر مت کیجئے		۱۳
۹۔	بُرے دوست آخرت کیلئے خطرہ		۱۵
۱۰۔	دوست کن کو بنائیں؟		۱۷
۱۱۔	دوست جو صاحب علم وحکمت ہو		۲۲
۱۲۔	اگر یہ تمام صفات ایک شخص میں نہ ملیں تو کیا کریں؟		۲۳
۱۳۔	دوستی میں احتیاط وہوشیاری کی اہمیت		۲۵
۱۴۔	دوستی میں اعتدال اور میانہ روی ضروری ہے		۲۶
۱۵۔	دوستی کے فائدے		۳۰
۱۶۔	دوستی صرف اللہ کے لئے ہو		۳۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۷۔	قیامت کے دن خدا کے دوست سائے میں ہوں گے	۳۲
۱۸۔	عبادتیں بیکار ہو جاتی ہیں	۳۳
۱۹۔	دوست وہ ہو جس کو دیکھ کر خدا کی یاد آئے	۳۴
۲۰۔	دوست کو دیکھ کر گناہ جھڑ جاتے ہیں	۳۳
۲۱۔	دوستی اور محبت کی اقسام	۳۴
۲۲۔	دوستوں کے حقوق	۳۷
۲۳۔	پہلا حق	۳۸
۲۴۔	دوسرا حق	۴۳
۲۵۔	تیسرا حق	۴۴
۲۶۔	چوتھا حق	۵۶
۲۷۔	چند معنوی دوست	۹۰
۲۸۔	کتاب۔ ایک معنوی دوست	۹۷

دیباچہ

محترم عابد حسین نے اپنی مرتبہ کتاب "حقوق" کے موضوع پر مجھے دکھائی۔ میں نے جستہ جستہ اس کو پڑھا۔ اس کتاب میں احادیث معصومینؑ، سنت رسولؐ اور سلف صالحینؒ کے حوالے سے "حقوق" کے حقوق کو بڑے دلنشین اور سادہ الفاظ میں بیان کیا ہے۔ آج کل جبکہ مفاد پرستی اور مادہ پرستی کا دور دورہ ہے، دوستی اور دوستوں کو صرف مطلب نکالنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اس قسم کی کتاب کا لکھنا اور عام کرنا یقیناً اصلاح معاشرہ اور امر بالمعروف کا حق ادا کرنے کے مترادف ہے۔ ایک طبقہ تو دنیا پرست ہے، دوسرا طبقہ جو خود کو دیندار کہتا ہے، وہ بھی صرف رسم و رواج ہی کو دین جانتا ہے۔ دین کی روح صرف رسم و رواج کو پورا کرنا نہیں بلکہ حقوق و فرائض کو پورا کرنا اصل دین کی حقیقت ہے۔ ان حقوق میں سب سے پہلا حق تو ہمارے خالق اور مالک، خداوند عالم کا ہے۔ اس کی اطاعت و عبادت کرنا ہی اس کے حق کو ادا کرتا ہے۔ خداوند عالم کے بعد حضور اکرمؐ ان کی اولاد اطہارؑ، انبیائے کرامؑ و اولیائے کرامؒ کا حق ہے۔ اساتذہ کرام، والدین اور علمائے کرام بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔ کیونکہ ان ہی کے ذریعہ ہم کو حضور رسولؐ کی تعلیمات ملی ہیں۔ ان کے بعد عزیز رشتہ داروں کا حق ہے، بیوی اور اولاد کا حق ہے اور ان کے ساتھ ساتھ غربا، فقرا، مساکین، یتامیٰ کے حقوق ہیں۔ انہی حقوق کا ادا کرنا دین کی روح ہے۔

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہے

اعبد الناس من اقام علی الفرائض

سب سے بڑا عابد وہ ہے جو سب سے زیادہ اپنے فرائض کو ادا کرنے والا ہے۔ مجھے خدا کی ذات اور اس کی مہربانیوں سے یہ امید ہے کہ خدا مرتب کی اس خدمت کو قبولیت عام اور بقائے دوام عطا فرمائے گا۔ نیز ان کی مساعی حمیدہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر دنیا اور آخرت کا بھرپور اجر عطا فرمائے گا۔ (الٰہی آمین)

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

والسلام

دعا گو: ڈاکٹر محمد حسن رضوی

پیش لفظ

دوستی ایک ایسا موضوع ہے کہ مختلف کتابوں میں اس پر ضمنی طور پر گفتگو کی گئی ہے لیکن اس پر الگ سے کوئی کتابچہ یا کتاب میسر نہیں تھی۔ بچوں، نوجوانوں بلکہ ہر شخص کی زندگی میں دوستوں کی اہمیت کے اثرات ساری زندگی محسوس کئے جا سکتے ہیں۔

کتاب پڑھ کر کوئی بھی شخص نہ صرف خود اندازہ لگا سکتا ہے کہ دوست کس طرح کے بنانے چاہئیں بلکہ یہ بھی اندازہ لگا سکتا ہے کہ دوسروں کے حق میں وہ کس طرح کا دوست ثابت ہوا ہے۔

دوستوں کے حقوق کے متعلق پڑھ کر اس بات کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جب دوستوں کے اتنے حقوق ہیں تو پھر رشتے داروں اور ماں باپ کے کیا حقوق ہوں گے اور ان کو ہم کتنا پورا کرتے ہیں؟

مطالعہ کے دوران قاری ان شرائط کا موازنہ اپنے آپ سے کرتا رہے تاکہ اس کے اثرات اپنی ذات میں محسوس کئے جا سکیں۔ جن عظیم مقاصد کی تکمیل کیلئے انسان کی خلقت ہوئی ہے اسے ایسے اوصاف حسنہ سے بھی آراستہ ہونا چاہئے اور انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف اس کے انہیں اوصاف کے عملی اظہار سے مربوط ہے ورنہ اس میں اور جانوروں میں حد فاصل کا تعین مشکل ہے۔ کسی شخص کے طرز فکر اور رجحان کا پتہ بھی اس

بات سے چلایا جا سکتا ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اس کے دوست کیسے ہیں؟ لہٰذا ان تمام امور کو مد نظر رکھتے ہوئے اس موضوع کی اہمیت کا اندازہ لگانا آسان ہے۔ اس کا احساس کرتے ہوئے الگ سے اس پر ایک کتاب شائع کرنا جو ضخیم بھی نہ ہو کہ قاری کی طبع پر گراں گزرے اور نہ اتنی مختصر کہ مضمون کا حق ادا نہ ہو سکے، ادارہ کی توفیقات میں انشاء اللہ اضافہ کا سبب بنے گا۔ امید ہے کہ نوجوان خاص طور پر اس کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے دوستی کے سلسلے میں اقدام کریں گے۔

ادارہ

پیغام وحدت اسلامی

باسمہ تعالیٰ

آدابِ دوستی

ایک سوال؟

کسی عاقل کا کہنا ہے کہ جب ہم کوئی گھوڑا خریدنا چاہیں تو اس کی اچھی نسل اور طرزِ تربیت کے بارے میں اچھی طرح تحقیق کرتے ہیں لیکن کیا ہم اپنے دوست کے انتخاب میں اتنی باریک بینی سے کام لیتے ہیں؟

کیا ہمارے دوست ایک گھوڑے سے بھی زیادہ ہماری زندگی میں اثر انداز نہیں ہوتے؟

لوگوں کی اقسام

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"دلی دوست جو بھائی کی طرح ہوتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں۔"

۱ — کچھ تو غذا کی طرح ہوتے ہیں کہ ان کی دوستی ضروری وناگزیر ہے۔

۲ — کچھ لوگ دوا کی مانند ہوتے ہیں جن کی ضرورت کبھی کبھار ہوتی ہے (البتہ ہوتی ضرور ہے)۔

۳ — کچھ لوگ بیماری کی طرح ہوتے ہیں جن کی ضرورت کسی بھی وقت نہیں ہوتی (بلکہ ان سے دور رہنا ضروری ہے)۔

بُرے دوستوں کے اثرات

جس طرح ہمارے جسم کو غذا کی ضرورت ہے جس سے ہماری قوت و طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ہماری روح بھی دوستوں کی ہمنشینی سے کبھی اچھی باتیں کسب کرتی ہے اور کبھی بُرے دوستوں کی بُرائیاں ہماری روح میں سرایت کر جاتی ہیں۔

عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ نوجوان اپنی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانے والوں کی روحانی اور اخلاقی حالت کا اچھی طرح جائزہ نہیں لیتے اور اپنی دوستی کا ہاتھ بھی ان کی طرف بڑھا دیتے ہیں اور پھر ان کی یہ بے توجہی ان کو حقیقی راستے سے دور تباہی اور بربادی کی طرف لے جاتی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ جوانوں کی اپنے دوستوں کی طرف فطری کشش اور جاذبیت سے بالکل صرفِ نظر بھی نہ کی جائے لیکن ان کو دوستی کی حدود وقیود، شرائط اور آداب سے بھی واقف کر دیا جائے تاکہ وہ غیر صالح اور ناپسندیدہ عناصر کے اثر ونفوذ سے بھی محفوظ رہ سکیں اور ان کی شخصیت کی بھی بے عیب پرورش ہو سکے۔

ممکن ہے کہ آپ کے دوست بدخواہ ہوں مگر!

یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپنی فطرت کے تقاضوں کے تحت بچھو کی طرح ڈنک ماریں اور اپنے زہر آلود اخلاق کو غیر محسوس انداز میں آپ کی روح میں اتار دیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ فرماتے ہیں

"انسان عملاً اپنے دوست کی سیرت وروش کی پیروی کرتا ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو نہایت دیکھ بھال کر دوست بنانے چاہئیں۔"

مولا علی علیہ السلام بھی اپنے ایک کلام میں نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

"شریر لوگوں سے ربط وضبط سے پرہیز کرو کیونکہ تمہیں خبر بھی نہ ہوگی اور تمہاری طبیعت ان کی برائی قبول کرلے گی۔"

ایک تجزیہ

معاشرہ، ماحول اور دوست کس طرح ایک شخص کی شخصیت پر اپنا اثر ڈالتے ہیں۔ نفسیات کے ماہرین نے اس سلسلے میں کئی تجربے کئے ہیں۔

"۱۹۵۴ء کے موسم بہار میں کیلی فورنیا یونیورسٹی کے شعبہ نفسیات نے ایک آزمائش کا اہتمام کیا اور اس سلسلے میں انہوں نے سو افراد کو تین روز تک اپنے زیر آزمائش رکھا۔

تیسرے اور آخری روز ان کا ایک ٹیسٹ لیا گیا اور ان سو افراد کو پچاس پچاس افراد کے دو گروہوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایک گروہ کو گروہ آزمائش کا نام دیا گیا اور دوسرے گروہ کو گروہ مشاہدہ کا نام۔

گروہ آزمائش کو ۵،۵ افراد کے ۱۰ دستوں میں تقسیم کر دیا

گیا اور ان میں سے ہر فرد کی میز پر ایک بٹن تھا جس کے ذریعے وہ اپنے دستے سے تعلق رکھنے والے تمام لوگوں کے جواب سے آگاہ ہو سکتا تھا لیکن اس آزمائش کا راز ایک نکتے میں پنہاں تھا اور وہ یہ کہ اس بٹن کو دبانے سے اسکرین پر جو جواب آتا تھا وہ آزمائش کرنے والوں کا اپنا بنایا ہوا جواب تھا اس دستے کے افراد کی اکثریت کا نہیں۔

درحقیقت آزمائش کرنے والوں نے ہر مسئلہ کا ایک مصنوعی جواب ایجاد کر کے آزمائش ہونے والوں میں سے ہر ایک کی رائے کو فریب دیا اور یہ لوگ اس راز سے بے خبری کی بنا پر جس جواب کو اسکرین پر دیکھتے اسے اکثریت کی رائے سمجھتے اور اکثر افراد نے اندھا دھند اسی رائے کا اظہار کیا۔

ریاضی کے ایک سوال کا غلط جواب ۹۹ افراد نے مصنوعی اکثریت کے فریب میں آکر بے سوچے سمجھے دیا۔"

لہٰذا رذیل اور اوباش لوگوں سے ملنا جلنا انسان کے اندر ناپاک خیالات اور پست خواہشات پیدا کرتا ہے اور طویل مدت تک ان سے تعلقات رکھے جائیں تو یہ بات یقینی ہے کہ انسان کے اخلاق بھی پست ہو جاتے ہیں اور وہ ان ہی کے خراب ماحول کے رنگ میں رنگ جاتا ہے۔

ایسے لوگوں سے میل جول رکھنا طاعون کی طرح ہے جو فوراً انسان کے بدن میں سرایت کر جاتا ہے۔

ایک ہسپانوی مثل ہے کہ

"اگر تم بھیڑیوں کے پاس جاؤ گے تو ان سے چیخنا چلانا ہی سیکھو گے۔"

مولا علی علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کو جو نصیحتیں کیں ان میں فرماتے ہیں کہ

"بیٹا حسن، جان لو کہ برا دوست اپنے دوست کو دھوکہ دیتا ہے اور اسے برے کاموں کا شوق دلاتا ہے اور بالآخر اسے ان کاموں میں آلودہ کر دیتا ہے۔"

(وسائل الشیعہ جلد نمبر ۳)

غرض برے دوستوں کی صحبت بے حد نقصان دہ ہے کیونکہ ان کے برے اخلاقی اثرات انسانی فکر کو تاریک اور محدود کر دیتے ہیں اور مردانگی اور اعلیٰ اخلاقی روح کو کچل ڈالتے ہیں اور ان کے ساتھ اگر میل جول جاری رہے تو انسان کا دل سخت ہو جاتا ہے اور اخلاقی قوتیں کمزور پڑ جاتی ہیں اور اس کے عزم و ارادہ کی پختگی، ترقی اور برتری کی حس اس کی طبیعت سے معدوم ہو جاتی ہے۔

دوستی کے سلسلے میں اپنے تقویٰ پر اعتماد مت کریں

بعض لوگوں کو اپنی پاکدامنی اور نیکوکاری پر اس قدر اعتماد ہوتا ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ برے لوگوں سے میل جول رکھنے سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا وہ اپنی شخصیت کو اس سے کہیں بلند سمجھتے ہیں کہ برے اخلاق ان پر اثر انداز ہوں گے اور وہ اس حقیقت سے غافل ہو جاتے ہیں کہ اگر

روئی آگ کے پاس رکھی جائے تو خود بخود جل اٹھتی ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ برائی اس سے زیادہ تیزی سے انسان کی روح میں اثر کر جاتی ہے اور اس کی مثال بارود کے ایک ڈھیر کی سی ہے جو ایک شرارے سے بھڑک اٹھتا ہے اور اپنے شعلوں سے ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔

اپنے گھر کو سیلاب کی گزرگاہ پر تعمیر مت کیجیے

جس شخص کو اپنی نیکوکاری پر ناز ہو اور وہ برے دوستوں سے میل جول ترک نہ کرے تو اس کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے جو اپنا گھر سیلاب کی گزرگاہ پر تعمیر کرے اور یہ سمجھے کہ سیلاب کی قوت اس کے گھر کی بنیادوں پر اثر انداز نہ ہوگی۔

وہ لڑکی جس کی سہیلیاں اچھی ہوں یا وہ لڑکے جن کے دوست نیکوکار ہوں وہ خوش نصیب ہیں کیونکہ بہت سے لوگ فقط اس وجہ سے بدبختی سے دوچار ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے دوستوں یا سہیلیوں کے انتخاب میں مکمل احتیاط نہیں برتتے۔

ہم فرض کر لیتے ہیں کہ آپ بہت شریف اور متقی ہیں کہ بروں سے ملاقات آپ کی روح پر کوئی اثر نہیں ڈالتی لیکن لوگ آپ کے بارے میں کیا کہیں گے؟ کیا وہ آپ کو انہی کے زمرے میں نہیں شمار کریں گے کہ آپ ان سے میل جول رکھتے ہیں؟

ایک قدیم عربی مثل ہے کہ

"ایک بُرا دوست لوہار کی مانند ہے اگر تمہیں اپنی آگ سے نہ بھی جلائے تب بھی اس کی بھٹی کا دھواں تمہاری آنکھوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔"

بُرے دوست آخرت کیلئے خطرہ!

یہ بات یاد رہے کہ بُرے دوستوں یا بُری صحبتوں سے خطرہ صرف دنیاوی زندگی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس قسم کی دوستی کی وجہ سے لوگوں کو قیامت کے دن بھی حسرت کی اٹھانی پڑے گی۔

جو لوگ قیامت کے دن عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے ان میں سے ایک گروہ کے بارے میں قرآن یوں ارشاد فرماتا ہے کہ:

"وہ آرزو کرتے ہیں کہ اے کاش! ہم دنیا میں فلاں غیر صالح شخص سے دوستی اور رفاقت نہ کرتے۔ وہی تھا جس نے ہمیں گمراہی کے راستے پر ڈالا۔"

(سورۂ فرقان آیت نمبر ۲۸،۲۹)

مولائے کائنات علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"دنیا و آخرت کی بھلائی دو چیزوں میں جمع ہو جاتی ہے ایک رازوں کا چھپانا اور دوسری اچھے لوگوں سے دوستی کرنا۔ اسی طرح دنیا و آخرت کی بدبختی بھی دو چیزوں

میں مضمر ہے۔ ایک رازوں کا فاش کرنا اور دوسری بُرے لوگوں کی رفاقت اختیار کرنا۔"

جو شخص بُروں سے دوستی کرتا ہے اگرچہ ان کی فطرت اس پر اثر انداز بھی نہ ہو تب بھی اس پر ان کے طور طریقوں کا الزام آجاتا ہے اور اگر وہ شراب خانے میں نماز بھی پڑھنے جائے تب بھی شراب خوری سے منسوب ہو جاتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"میرے والد بزرگوار نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹے! جو شخص بُرے لوگوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے وہ ان کی بُرائی سے محفوظ نہیں رہتا اور جو شخص بدنام جگہوں پر جاتا ہے وہ بدنام ہو جاتا ہے۔"

- احمق کی دشمنی اس کی دوستی سے اچھی ہے۔
  امام علیؑ
- کسی دوست کی محبت پر حسد کرنا بہت ہی کم ہمتی کی علامت ہے۔
  امام علیؑ
- کمینے دوست میں کوئی خیر خوبی نہیں۔
  امام علیؑ
- سچا دوست ایک موافق انسان ہے کہ دو قالب ہو یک جان ہے۔
  امام علیؑ

دوست کن کو بنائیں؟

کیونکہ ہر شخص اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کی صحبت اختیار کی جائے اور اس سے دوستی کی جائے کیونکہ دوستی کے لائق وہی ہوتا ہے جس میں یہ صفات پائی جائیں۔

۱ — دوست عاقل اور باشعور ہو

کیونکہ احمق اور بیوقوف شخص کی دوستی بالکل بیکار ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس سے دوستی ہو بھی جائے تو بالآخر اس سے وحشت ہونے لگتی ہے۔ احمق وہ شخص ہے جو کچھ سمجھنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو اور اسے اگر کچھ بتانے کی کوشش بھی کریں تو بھی اسکے پلے کچھ نہ پڑتا ہو۔

مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کسی صورت بیوقوف کو اپنا دوست مت بناؤ۔"

۲ — دوست خوش اخلاق اور نیک طبیعت ہو

کیونکہ بداخلاق سے کسی قسم کی سلامتی کی توقع نہیں کی جاسکتی اور جب اسکی بداخلاقی حرکت میں آتی ہے تو اسے کسی کے حقوق پامال کرنے میں کوئی باک نہیں ہوتا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ:

"نیک خو غلام کی صحبت بدخو قاری سے بہتر ہے۔"

۳ — دوست نیک کردار اور پرہیزگار ہو

کیونکہ جو شخص خدا کی نافرمانی اور گناہوں میں ڈوبا رہے اس کو خدا کا خوف نہیں ہوتا اور جس میں خدا کا خوف نہ ہو اس کی دوستی پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ نیک اور صالح لوگوں سے ملنا جلنا ہماری روحانی قوتوں کو بڑھاتا ہے، ہماری قوت ارادی کو مضبوط کرتا ہے۔

ایسے ہی دوست کے بارے میں شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ:

"ایک دن حمام میں ایک خوشبودار مٹی ایک محبوب کے ہاتھ سے میرے ہاتھ میں آئی تو میں نے اس سے کہا کہ تو مشک ہے یا عنبر کیونکہ تیری دلآویز خوشبو سے میں مست ہو رہا ہوں تو اس نے کہا میں تو ایک ناچیز مٹی تھی لیکن ایک مدت تک گلاب کے پھولوں کے ساتھ رہی، میرے ساتھی کے جمال نے مجھ میں اثر کیا تو میں خوشبودار ہوگئی ورنہ میں تو وہی ناچیز مٹی ہوں۔" (گلستان سعدی)

رسول اسلام ﷺ فرماتے ہیں کہ:

"سب سے زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہے جو کریم اور صالح لوگوں سے دوستی رکھے۔"

۴ — دوست دنیا پرست اور لالچی نہ ہو

کیونکہ ایک دوست کی طبیعت دوسرے دوست کی طبیعت میں سے بہت سی چیزیں چرا لیتی ہے کہ خود اس کو بھی خبر نہ ہوگی کہ مجھ میں دوست کی کون

مدرسۃ القائم

دوست جو صاحب علم و حکمت ہو

دوستی کے فائدے

ذوق اور محبت کی اقسام

دوستوں کے حقوق

[illegible]

[illegible]

میں راز کے حق میں مہر بن جاتا ہوں

مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے

چند معنوی دوست

"اگر زبردستی دل کو ذکر الٰہی میں مشغول کرنے کی
کوشش کرے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دل
دراصل کہیں اور اٹکا ہوا ہے تو پھر وہ محبوب وہی ہوا
جس کی یاد اس کے دل پر مسلط ہے نہ کہ خدا تعالیٰ کہ جس
کی یاد اور محبت اس کے دل پر غالب نہیں ہے۔"

پس ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی دوستی تو غالب نہ ہو لیکن اس کی دوستی سے دوستی کا خواہاں ہو۔ یعنی چاہتا فقط یہ ہے کہ اس کی دوستی کو دوست بنا لے حالانکہ محبت اور چیز ہے اور خیال محبت اس سے بالکل الگ چیز ہے۔

۴ — قرآن کو دوست رکھے

کہ وہ اس کا کلام ہے۔ اس کے رسولؐ و آلہٴ کو دوست رکھے کہ وہ اس کے دوست ہیں اور ہر اس چیز کو دوست رکھے جسے اس کے ساتھ کسی بھی طرح کی مناسبت ہے کیونکہ ایسی نسبت بھی عزیز ہے اور یوں بالآخر اس کی دوستی مضبوط ہوتے ہوتے اس حد تک پہنچ جائے گی کہ ساری کی ساری مخلوق اسے اپنی دوست دکھائی دینے لگے گی۔ کیونکہ یہ نسبت کیا کم ہے کہ سب اسی کے بندے ہیں بلکہ بات اس سے بھی آگے چلی جائے گی اور عالم موجودات کا ذرہ ذرہ اسے اپنا دوست معلوم ہوگا اس لئے کہ ہر ذرہ اسی کا بنایا ہوا ہے کیونکہ اس دنیا میں بھی جب انسان کسی کو دوست رکھتا ہے تو اس کو ہر چیز حتیٰ کہ اس کا خط، اس کی تحریر اور اس کی تصنیف بھی پیاری لگتی ہے اور وہ اس سے بھی محبت کرنے لگتا ہے۔

۵ — خلوت کیلئے بےقرار اور مناجات کیلئے مضطرب رہتا ہو

بلکہ یوں کہ گویا اس کے انتظار میں گرفتار ہے اور ہمیشہ اس انتظار میں رہے کہ کب رات آئے گی اور میں دنیاوی جھمیلوں سے چھٹکارہ پا کر خلوت میں حضور دوست میں پہنچ سکوں گا لیکن اگر کلی طور پر یہ صورت حال کہ دن و رات سونے ہی سے فرصت نہ ہو اور اگر ہو بھی تو دنیاوی باتیں ہی ختم ہونے میں نہ آئیں تو پھر دوستی، محبت اور باتوں سے ہوئی نہ کہ حق تعالیٰ سے۔ بلکہ یوں تو خدا سے دوستی ہو بھی تو بھی کمزور رہے گی۔

حضرت داؤدؑ پر وحی نازل ہوئی کہ:

"اے داؤدؑ! لوگوں میں سے ہر کسی کو اپنا دوست نہ بنایا کرو دنیا میں دو قسم کے لوگ ایسے بھی موجود ہیں کہ میری محبت سے محروم رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہ ہوتے ہیں کہ ثواب حاصل کرنے کی انہیں بڑی جلدی پڑی رہتی ہے اور اگر اس میں دیر ہو جائے تو پھر (جلدی چھوڑ دیر کا بھی خیال نہیں رہتا) کاہلی اور سستی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور دوسرے وہ ہیں جو اول تا آخر مجھے بھلائے رکھتے ہیں اور اپنے ہی خیالوں میں گم رہتے ہیں اور ان کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ میں انہیں دنیا میں بس انہیں کے حال پر چھوڑ دیتا ہوں بلکہ خاصا پریشان رکھتا ہوں۔"

پس جب خدا کی محبت غالب ہو تو غیر اللہ کی محبت بالکل مغلوب ہو جاتی ہے بلکہ دب کر رہ جاتی ہے۔

حضرت داؤدؑ پر وحی نازل ہوئی کہ

"وہ شخص جھوٹا ہے جو ہماری دوستی کا دعویٰ کرتا ہے اور رات بھر سویا رہتا ہے، کیا دوست کے دیدار کے لئے دوست جاگ نہیں سکتا۔"

نیز حق تعالیٰ نے فرمایا کہ "جو شخص مجھے ڈھونڈتا ہے میں اس کے ساتھ ہوں"۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یا رب تو کہاں ہے کہ میں تجھے ڈھونڈ سکوں؟ ارشاد ہوا جب تو نے تلاش کا ارادہ ظاہر کیا تو سمجھ لے کہ مجھے پا لیا۔

٦ — عبادت اس کیلئے بالکل آسان ہو

یہ نہیں کہ اسے بوجھ یا دشوار کام تصور کرے اور ہرگز گراں نہ گزرے۔ ایک شخص کا کہنا ہے کہ عبادت کے پہلے بیس برس کے دوران رات کو نماز مجھ پر اس قدر گراں گزرتی تھی کہ گویا جان نکل رہی ہو لیکن پھر جب میں عادی ہو گیا اور اس لذت کو پا لیا تو اب عبادت مجھے بیش بہا مسرت معلوم ہوتی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب خدا کی دوستی مضبوط ہو جائے تو کوئی لذت عبادت کی لذت سے بڑھ نہیں سکتی تو پھر یہ دشوار اور گراں کیوں کر ہو سکتی ہے؟

٧ — خدا تعالیٰ کے تمام اطاعت گذار بندوں سے محبت رکھے

سب پر رحم کرے اور شفقت سے پیش آئے اور تمام کافروں، فاجروں

اور گناہ گاروں سے بغض رکھے کسی پیغمبر ﷺ نے پوچھا تھا کہ:

"بار الٰہا وہ کون لوگ ہیں جو تیرے محب اور دوست کہلانے کے مستحق ہیں؟" ارشاد ہوا "کہ جو مجھ پر اس طرح فریفتہ ہوتا ہے جس طرح کہ بچہ اپنی ماں پر فریفتہ ہوتا ہے اور میرا ذکر جن کیلئے ایسی پناہ گاہ ہوتا ہے جس طرح پرندے کے لئے آشیانہ اسکی پناہ گاہ ہوتا ہے۔ نیز جو کسی کو گناہ کرتے دیکھ لیتے ہیں تو غصہ میں آکر ایسے بے خوف ہو جاتے ہیں جیسے کہ چیتا غصہ میں آکر کسی سے نہیں ڈرتا۔"

پس یہ اور اس قسم کی بہت سی پریشانیاں اور علامتیں ہیں جو دوستان الٰہی میں ہوا کرتی ہیں اور اگر یہ سب کی سب کسی میں موجود ہوں تو بیشک خدا کے ساتھ اس کی دوستی کامل ہے لیکن اگر ان میں سے بعض کسی میں پائی جاتی ہوں اور بعض نہ پائی جاتی ہوں تو حق تعالیٰ کے ساتھ اسکی دوستی بھی اسی مقدار کے مطابق ہوگی یعنی ناقص و ناتمام ہوگی، مکمل نہیں کہلائے گی۔

● تیرا سچا دوست صرف وہ ہے
جو تیرے ساتھ چاپلوسی سے پیش نہ آئے
اور تیرا خیرخواہ وہ ہے جو تجھے دیکھ کر تیری تعریف نہ کرے
امام علی علیہ السلام

کتاب ایک معنوی دوست

فراغت کے اوقات میں ہم اپنے لئے ایک بہترین دوست کا انتخاب کر سکتے ہیں اور یہ دوست ہے کتاب اور ایسے امور کے بارے میں غور و فکر کرنا ہے جو ہماری فکری نشو و نما کا سبب ہوں۔

کتاب کے مطالعہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ہر فرد خواہ وہ دولت مند ہو یا غریب، عالی مقام شخصیات سے یکساں طور پر فیض یاب ہو سکتا ہے اور اپنے اوقات کو تاریخ کی پاکباز اور عظیم شخصیات سے گفتگو کرتے ہوئے بسر کرتا ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"جو شخص علم و دانش کے ہمراہ تنہائی اختیار کرے گا وہ تنہائی کی وحشت سے امان میں رہے گا۔"

انسان فطرتاً تنہائی سے گریز کرتا ہے۔ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ دوستوں سے ملے جلے، اعزا و اقربا کے درمیان اٹھے بیٹھے۔ گویا تنہائی میں اس کی زندگی ناقص ہے۔ بے شک کتاب انسان کیلئے بہترین دوست ہے جو ہمیں عام افراد کے ماحول سے نکال کر عظیم لوگوں کی ہمنشینی فراہم کرتی ہے۔ دنیادار لوگوں سے میل جول اکثر اپنے افکار، رجحانات کا تابع کر لیتے ہیں لیکن کتاب ایک جہاں دیدہ بزرگ کی مانند ہمیں پند و نصیحت کرتی ہے اور اپنے حکمت آمیز کلمات کے ذریعے ہوس کے اثرات کو ہماری روح سے

زائل کر دیتی ہے۔

جس طرح کسی کے دوستوں کو دیکھ کر اس کے اپنے اخلاق اور شخصیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اسی طرح کسی شخص کا کتابوں کے انتخاب اور مطالعہ سے اس کے لگاؤ کو دیکھ کر اس کے طرز فکر اور روح کی گہرائی سے واقفیت حاصل کی جا سکتی ہے۔

بالکل اسی طرح جیسے بری صحبت کے خطرات سے بچنے کیلئے دوست کے انتخاب میں احتیاط اور ہوشیاری سے کام لینا ضروری ہے اسی طرح کتاب کا انتخاب کرتے ہوئے بھی محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ ہر کتاب قابل مطالعہ نہیں ہوتی۔ ایسی گمراہ کن اور فضول مطبوعات جن کے شرم ناک مسائل کسی سے پوشیدہ نہیں، جو اپنے قاری کے پاکیزہ قلب اور شفاف ذہن میں داخل ہو کر اس کے اخلاق، معتقدات اور فضائل کی بنیاد پر نقب لگا دیتے ہیں، کے مطالعہ سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ بہت سے نمایاں افراد نے اپنی اخلاقی، روحانی اور عملی قوتوں کو انہی بہترین کتب سے حاصل کیا ہے اور انہی کے ذریعے خدا کی جانب اپنے سفر کا آغاز کیا ہے۔

مـــدرســــــة الـــقـــائـــم

For Comments and Feed Back :

malizaidi@hotmail.com
madrasatulqaaim@hotmail.com